75

صوبائی اسمبلی پنجاب

پندرہویں اسمبلی کا بارہواں اجلاس

منگل، 3-مارچ 2009

(یوم الثلاثہ، 5-ربیع الاول 1430ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں شام 4 بج کر 5 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری عبدالغفار شاکر نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِo

وَأَمَّا مَنۡ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِۦ وَنَهَى ٱلنَّفۡسَ عَنِ ٱلۡهَوَىٰo فَإِنَّ ٱلۡجَنَّةَ هِيَ ٱلۡمَأۡوَىٰo يَسۡـَٔلُونَكَ عَنِ ٱلسَّاعَةِ أَيَّانَ مُرۡسَىٰهَاo فِيمَ أَنتَ مِن ذِكۡرَىٰهَآo إِلَىٰ رَبِّكَ مُنتَهَىٰهَآo إِنَّمَآ أَنتَ مُنذِرُ مَن يَخۡشَىٰهَاo كَأَنَّهُمۡ يَوۡمَ يَرَوۡنَهَا لَمۡ يَلۡبَثُوٓاْ إِلَّا عَشِيَّةً أَوۡ ضُحَىٰهَاo

سُوۡرَةُ النّٰزِعَات آیات 40 تا 46

اور جو شخص دنیا میں اپنے رب کے سامنے کھڑا ہونے سے ڈرا ہوگا اور نفس کو حرام خواہش سے روکا ہوگا۔ سو جنت اس کا ٹھکانہ ہوگا۔ یہ لوگ آپ سے قیامت کے متعلق پوچھتے ہیں کہ اس کا وقوع کب ہوگا۔ سو اس کے بیان کرنے سے آپ کا کیا تعلق۔ اس کے علم کی تعین کا مدار صرف آپ کے رب کی طرف ہے۔ آپ تو صرف اخبار اجمالی سے ایسے شخص کو ڈرانے والے ہیں جو اس سے ڈرتا ہو۔ جس روز یہ اس کو دیکھیں گے تو ان کو ایسا معلوم ہوگا گویا دنیا میں صرف ایک دن کے آخری حصہ میں یا اس کے اول حصہ میں رہے ہیں۔

وماعلینا الا البلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ جناب سرور حسین نقشبندی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

یہ آرزو نہیں کہ دعائیں ہزار دو
پڑھ کے نبی کی نعت لحد میں اتار دو
کہتے ہیں جان کنی کا ہے لمحہ بڑا کٹھن
لے کر نبی کا نام یہ لمحہ گزار دو
دیکھا ابھی ابھی ہے نظر نے جمال یار
اے موت مجھ کو تھوڑی سی مہلت ادھار دو
یہ جان بھی ظہوری نبی کے طفیل ہے
اس جان کو حضور کا صدقہ اتار دو

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ آج صوبہ میں امن و امان کی صورتحال پر بحث تھی لیکن رانا ثناء اللہ صاحب کی طرف سے قواعد کی معطلی کی ایک تحریک آئی ہے۔ میں اسے پڑھ دیتا ہوں اس کے مطابق پھر ہم کارروائی چلاتے ہیں۔ رانا ثناء اللہ خان، ایم پی اے پی پی-70 اور ڈاکٹر محمد اشرف چوہان ایم پی اے، پی پی- 92 نے قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ نمبر 234 کے تحت قاعدہ نمبر 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے سری لنکن کرکٹ ٹیم پر ہونے والے دہشت گرد حملے کے سلسلے میں قرارداد پیش کرنے کی اجازت طلب کی ہے۔ محرک اپنی تحریک پیش کریں۔

قرارداد پیش کرنے کے لئے قواعد کی معطلی کی تحریک

رانا ثناء اللہ خان: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:-

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے سری لنکن کرکٹ ٹیم پر ہونے والے دہشت حملے کے سلسلے میں قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے سری لنکن کرکٹ ٹیم پر ہونے والے دہشت حملے کے سلسلے میں قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے سری لنکن کرکٹ ٹیم پر ہونے والے دہشت حملے کے سلسلے میں قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

(تحریک متفقہ طور پر منظور ہوئی)

قرارداد

سری لنکن کرکٹ ٹیم پر دہشت گرد حملے کے خلاف پُرزور مذمت اوراس میں شہید ہونے والوں کے لئے خراج تحسین کا پیش کیا جانا

جناب سپیکر: جی، راناثناء اللہ خان صاحب اپنی قرارداد پیش کریں۔

راناثناء اللہ خان: جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

''صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان آج مورخہ 3-مارچ 2009 کو صبح ہونے والے سری لنکن کرکٹ ٹیم پر دہشت گرد حملے کی پُرزور الفاظ میں مذمت کرتا ہے اور اسے پاکستان کو بدنام کرنے اور عالمی برادری میں تنہا کرنے کی مذموم کوشش قرار دیتا ہے۔ یہ ایوان قرار دیتا ہے کہ گورنر راج کے ذریعے پنجاب پر راج کرنے کا خواب دیکھنے والوں کے لئے یہ لمحہ فکریہ ہے۔ یہ ایوان سمجھتا ہے کہ بھاری اکثریت کی حامل حکومت کو برطرف کرنے والے صوبے کا انتظامی کنٹرول سنبھالنے کے اہل نہیں ہیں۔ انہیں اس انتظامی ناکامی اور پاکستان کی ہونے والی بدنامی کی ذمہ داری قبول کرتے ہوئے فوری طور پر مستعفی ہو جانا چاہئے۔ یہ ایوان اس حملے میں شہید ہونے والے اہلکاران کو زبردست خراج تحسین پیش کرتا ہے۔'' (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

''صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان آج مورخہ 3-مارچ 2009 کو صبح ہونے والے سری لنکن کرکٹ ٹیم پر دہشت گرد حملے کی پُرزور الفاظ میں مذمت کرتا ہے اور اسے پاکستان کو بدنام کرنے اور عالمی برادری میں تنہا کرنے کی مذموم کوشش قرار دیتا ہے۔ یہ ایوان قرار دیتا ہے کہ گورنر راج کے ذریعے پنجاب پر راج کرنے کا خواب دیکھنے والوں کے لئے یہ لمحہ فکریہ ہے۔ یہ ایوان سمجھتا ہے کہ بھاری اکثریت کی حامل حکومت کو برطرف کرنے والے صوبے کا

انتظامی کنٹرول سنبھالنے کے اہل نہیں ہیں۔ انہیں اس انتظامی ناکامی اور پاکستان کی ہونے والی بدنامی کی ذمہ داری قبول کرتے ہوئے فوری طور پر مستعفی ہو جانا چاہئے۔ یہ ایوان اس حملے میں شہید ہونے والے اہلکاران کو زبردست خراج تحسین پیش کرتا ہے۔"

جناب سعید اکبر خان: پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر! ہم ان کی مغفرت کے لئے دعاگو بھی ہوں۔

رانا ثناء اللہ خان: ابھی ان کا جنازہ نہیں ہوا۔

جناب سپیکر: ابھی ان کا جنازہ ہو جائے تو پھر کریں گے۔ جی، رانا صاحب!

رانا ثناء اللہ خان: جناب سپیکر! اس قرارداد پر question put کرنے سے پہلے میں اس سلسلے میں چند الفاظ آپ کی وساطت سے اس معزز ایوان کی خدمت میں پیش کرنا چاہوں گا اور اس پر بعد میں ایک دو ممبر بھی بات کرنا چاہیں گے۔ آج دہشت گردی کا جو واقعہ ہوا ہے جس کی footage چینلز نے سارا دن دکھائی ہے اس میں واضح طور پر نظر آ رہا ہے کہ ایک جگہ پر تین دہشت گرد ہیں اور ایک جگہ پر دو ہیں۔ وہ دہشت گرد جس طرح سے فائرنگ کر رہے تھے، اپنی positions لے رہے تھے، آگے پیچھے ہو رہے تھے اور جس satisfaction کے ساتھ ان دہشت گردوں نے وہاں پر پورا آدھا گھنٹہ operation کیا ہے اس کے بعد آپ footage میں دیکھ لیں کہ کسی security agencies کی طرف سے کوئی response سامنے نہیں آیا۔ (شیم، شیم)

جناب والا! وہ دہشت گرد اپنی پوری تسلی اور تشفی کرنے کے بعد موقع سے بھاگ گئے ہیں۔ سری لنکن ٹیم وہاں پر جو محفوظ رہی ہے وہ صرف اور صرف اس بس کے ڈرائیور کی ہمت ہے جو وہاں سے بس کو اس صورتحال سے نکال کر لے آیا ورنہ وہاں پر حالات ایسے بن گئے تھے کہ اگر وہ بس وہاں پر رُک جاتی تو جتنا موقع ان دہشت گردوں کو ملا تھا وہ بس کے اندر داخل ہو کر ایک ایک کھلاڑی کو ہلاک کر دیتے۔ یہ اتنا بڑا واقعہ صرف اور صرف security lapse کی وجہ سے ہوا ہے اور میں یہاں پر پورے دعوے سے کہتا ہوں کہ یہ security lapse صرف اور صرف اس گورنر راج کی وجہ سے ہوا ہے۔ (شیم، شیم)

جناب سپیکر! پوری دنیا میں پاکستان کی بدنامی ہوئی ہے۔ آج پاکستان پوری دنیا میں دہشت گردی کے حوالے سے جس ناقابل رشک اور قابل رحم پوزیشن پر پہنچ گیا ہے اس کا ذمہ دار صرف اور صرف گورنر ہاؤس میں بیٹھا وہ شخص ہے جو پنجاب پر راج کرنے اور قبضہ کرنے کا خواب دیکھ رہا ہے۔ میں آج یہ بات دعوے سے کہتا ہوں کہ اس صوبے میں اکثریت سے قائم ہونے والی حکومت اور اس کے سربراہ میاں محمد شہباز شریف نے پچھلے چھ ماہ میں لاء اینڈ آرڈر کی صورتحال سے متعلق اتنی محنت کی اور پورے پنجاب کی پولیس کو اس طرح سے مسلح اور trained کیا بالخصوص لاہور کی پولیس کو کہ پولیس اس قسم کے چیلنجوں کو پوری طرح سے کنٹرول کرنے اور face کرنے کے قابل تھی اور پولیس نے یہ سب کچھ کر کے دکھایا بھی ہے۔ محرم کے دوران اس سے بھی بڑا challenge تھا جس کو پنجاب پولیس نے تن تنہا meet کیا۔ میں اس حوالے سے پنجاب پولیس کو بھی اور اُس وقت کے پنجاب پولیس کے آفیسران کو بھی خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب والا! گورنر ہاؤس میں گورنر راج کے جو حکمران ہیں انہوں نے صرف اور صرف اس مقصد کے لئے کہ یہ جو گند ڈالنا چاہتے ہیں کیونکہ پچھلے سارے میرٹ پر لگے ہوئے دیانتدار آفیسر تھے اور ان کو پتا تھا کہ جو یہ گند ڈالنا چاہتے ہیں وہ اس کے معاون نہیں ہوں گے۔ انہوں نے پچھلے پانچ دنوں میں محکمہ پولیس اور انتظامیہ میں اتنی اکھاڑ پچھاڑ کی کہ کچھ لوگ اپنے بستر باندھ کر بیٹھے ہیں، کچھ لوگ بستر باندھ کر جا رہے ہیں اور کچھ لوگ جو آ رہے ہیں انہوں نے ابھی اپنے کپڑے ہی نہیں کھولے۔ اس افراتفری کے عالم میں کوئی بھی آفیسر dutiful نہیں تھا جس کی وجہ سے یہ اتنا بڑا واقعہ ہوا لیکن اس کے باوجود وہاں پر کوئی security arrangement نہیں تھا۔ اس سے پہلے جب ایک ٹیم One Day میچ کے لئے آئی تھی تو اس وقت جو security arrangements میاں صاحب نے اپنی سربراہی میں کئے تھے میں سمجھتا ہوں کہ اگر وہ انتظامات آج ہوتے تو یہ واقعہ اول تو پیش ہی نہ آتا اور دہشت گرد یہاں پر گھس کر اس قسم کا incident برپا کرنے کی جرأت ہی نہ کرتے، اگر کرتے تو وہ فوراً گرفتار ہوتے۔ ایسا نہ ہوتا کہ انہوں نے آدھے گھنٹے تک یہ آپریشن کیا اور اس کے بعد ان میں سے کوئی زخمی ہوا، کوئی پکڑا گیا اور نہ ہی کسی کا follow up کیا گیا۔ پاکستان میں اس واقعہ سے جو بدنامی ہوئی ہے اس کے ذمہ دار گورنر ہاؤس میں گورنر راج نافذ کرتے ہوئے پنجاب

پر قبضہ کرنے کے لئے بیٹھے ہوئے ہیں۔ جو اس واقعہ میں ملازم شہید ہوئے ہیں اس کے یہ ذمہ دار ہیں اور یہ واقعہ صرف اور صرف ان کی کوتاہی اور نااہلی کی وجہ سے ہوا ہے۔ سری لنکن کرکٹ ٹیم پچھلے تین چار دن سے صوبائی دارالحکومت میں موجود تھی۔ میں یہ بات on the floor of the House دعوے سے کہتا ہوں کہ اس حوالے سے اگر ایک بھی میٹنگ ہوئی ہو جس میں انہوں نے ان انتظامات کا جائزہ لیا ہو تو یہ بات کریں۔ وہاں پر جو میٹنگیں ہو رہی ہیں وہ تو کسی اور مقصد کے لئے ہو رہی ہیں، پنجاب پر قابض ہونے کے لئے ہو رہی ہیں اور پنجاب کی popular leadership کو سیاست سے out کرنے کے لئے ہو رہی ہیں لیکن لوگوں کے جان و مال اور foreign team کے جان و مال کی حفاظت سے متعلق ان میں کوئی سوچ نہیں تھی۔ یہ معزز ایوان اس قرارداد کے ذریعے سے گورنر پنجاب سلمان تاثیر کو اس واقعہ کا ذمہ دار قرار دیتا ہے اور اس سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ فی الفور مستعفی ہو جائیں اور جو اہلکار اس میں شہید ہوئے ہیں ان کی شہادت اور اس واقعہ کی جو ایف آئی آر درج ہو اس میں ملوث ملزموں میں گورنر سلمان تاثیر اور گورنر راج کے جتنے کردار ہیں ان سب کا نام درج کیا جائے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

سردار ذوالفقار علی خان کھوسہ: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، سردار صاحب!

سردار ذوالفقار علی خان کھوسہ: جناب سپیکر! ابھی جو تحریک رانا ثناء اللہ خان صاحب نے پیش کی ہے اس کی تائید میں، میں آپ کی اجازت سے کچھ کہنا چاہوں گا۔ ہمارے ایک ساتھی ڈاکٹر خالد امتیاز بلوچ صاحب جنہوں نے ابھی حال ہی میں ہی ہارٹ سرجری کروائی ہے اور وہ ہسپتال سے سٹریچر کے ذریعے آئے ہیں اور ابھی وہ وہیل چیئر پر ہاؤس میں داخل ہونے والے ہیں۔

(اس مرحلہ پر معزز رکن جناب خالد امتیاز خان بلوچ کے شدید علالت کی حالت میں ایوان میں داخل ہونے پر تمام معزز اراکین نے کھڑے ہو کر اور ڈیسک بجا کر ان کا استقبال اور خیر مقدم کیا)
(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: جی، سردار صاحب! بات کریں۔

سردار ذوالفقار علی خان کھوسہ: جناب سپیکر! میں نے درمیان میں تھوڑی سی خاموشی اختیار کی کیونکہ آپ کے اور میرے ساتھی صاحبان کے بہت ہی معزز رکن جو ابھی حال ہی میں ہارٹ سرجری سے فارغ ہوئے ہیں اور ڈاکٹر سے خصوصی اجازت لے کر اپنے قائد میاں محمد شہباز شریف کے ساتھ اپنی وفاداری، محبت اور عقیدت کا ثبوت دینے کے لئے اس حالت میں یہاں تشریف لائے ہیں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں اصل موضوع کی طرف آتے ہوئے عرض کروں گا کہ جب سارے ملک اور ہماری قوم نے یہ سانحہ ٹیلی ویژن پر دیکھا تو واقعی ایسے ہی لگتا تھا کہ جیسے کہ پنجاب میں اور بالخصوص پنجاب کے دارالحکومت میں کوئی حکومت ہے ہی نہیں اور سب سے بڑی تشویش کی بات یہ ہے کہ انٹیلی جنس اداروں کی تحریری رپورٹیں موجود ہیں کہ دہشت گردوں نے منصوبہ بندی کی ہوئی ہے کہ وہ سری لنکا کی ٹیم پر حملہ کریں گے لیکن جیسے میرے فاضل ساتھی نے یہاں کہا ہے کہ گورنر ہاؤس آج کل تجارت کا مرکز بنا ہوا ہے اور وہ انسانوں کے ضمیر کی قیمت لگانے میں مصروف ہے۔انہیں یہ فکر نہیں کہ امن عامہ کے ساتھ کیا ہو رہا ہے۔ایک مہمان کرکٹ ٹیم یہاں آئی ہوئی ہے جس کے اس دورے پر پاکستان کی ساری عزت کا انحصار ہے کہ ہم دنیا کے سامنے دعوے کرتے رہے ہیں کہ ہمیں کوئی security problem نہیں اور آج دیکھئے کہ ساری دنیا کے سامنے گورنر کے عہدے پر بیٹھے ہوئے اس منحوس شخص نے ہمارا سر جھکا دیا ہے اور کرکٹ ہی کیا جو بھی انٹرنیشنل سپورٹس ہیں، جن میں پاکستان کا کبھی کسی زمانے میں نام ہوا کرتا تھا اور یہاں لاہور، کراچی اور دوسرے مختلف سٹیڈیم میں بڑے بڑے مقابلے ہوا کرتے تھے اب وہ زیرو ہو گئے ہیں اور آئندہ پانچ، دس سالوں تک کبھی یہ ممکن نہیں کہ کوئی ٹیم اس طرف رخ کرے گی یا کوئی ملک اپنے کھلاڑیوں کو اس خطرے میں جھونکے گا۔اس کے علاوہ جو مالی نقصان ہوا ہے کہ جب یہ انٹرنیشنل مقابلے پاکستان میں ہوتے تھے تو اربوں روپے ہمارا وطن کماتا تھا اس سے ہمارا خزانہ محروم کر دیا گیا ہے۔میں تائید کرتا ہوں اور پرزور مطالبہ کرتے ہوئے یہ سمجھتا ہوں کہ یہ ایوان اس بات پر متفق ہے کہ انڈیا میں جب ایسا سانحہ ہوا تھا تو وہاں کا وزیراعلیٰ اور متعلقہ وزیر مستعفی ہو کر گھر چلا گیا تھا تو اب یہ قوم اور خاص طور

پر صوبہ پنجاب یہ مطالبہ کرتا ہے کہ سلمان تاثیر اس کی سانحہ کی ذمہ داری قبول کرتے ہوئے مستعفی ہو کر گھر چلا جائے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

(اذان عصر)

جناب سپیکر: ڈاکٹر خالد امتیاز بلوچ صاحب کا چونکہ special case ہے اس لئے room temperature کے مطابق انہیں پانی پینے کی اجازت ہے۔

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے کہ---

ڈاکٹر محمد اشرف چوہان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

ڈاکٹر محمد اشرف چوہان: جناب سپیکر! مجھے بھی بولنے کا موقع دیا جائے کیونکہ میں بھی اس قرارداد میں محرک ہوں---

رانا ثناء اللہ خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

رانا ثناء اللہ خان: جناب سپیکر! چوہان صاحب چونکہ co mover ہیں تو انہیں آپ دو منٹ بات کرنے کی اجازت دے دیں اور اس کے بعد آپ question put کریں۔

جناب سپیکر: جی، چوہان صاحب!

ڈاکٹر محمد اشرف چوہان: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں سابق وزیر قانون کا پورا احترام کرتا ہوں لیکن میں یہ سمجھتا ہوں کہ ہمارا خاص طور پر عام ممبر کا استحصال ہوتا ہے اور ہمیں بات کرنے کا موقع دیا جائے۔

جناب والا! صبح ساڑھے آٹھ بجے جس وقت یہ واقعہ ہوا تو پنجاب کی اس وقت کی حکومت کا کوئی نمائندہ تین گھنٹے تک موقع پر نہیں گیا اور مرکزی حکومت کی طرف سے بھی کسی طرح کی کوئی statement نہیں آئی۔ میں سمجھتا ہوں کہ پنجاب میں اس وقت قائم ناجائز حکومت نے بھی اس واقعہ میں کوئی کارکردگی نہیں دکھائی۔ ممبئی میں جب حملہ ہوا تھا تو آدھے گھنٹے کے اندر اندر ان کے

وزیر خارجہ نے پوری دنیا کو ہلا کر رکھ دیا تھا۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ واقعہ ممبئی کے ہوٹل میں ہونے والے واقعہ سے زیادہ اہمیت کا حامل ہے کیونکہ انٹرنیشنل کرکٹ ہو رہی تھی۔ پوری دنیا کی نگاہیں اس میچ پر تھیں اور جب یہ واقعہ ہوا تو اس کے جواب میں مرکزی حکومت کی طرف سے کوئی ایسی statement نہیں آئی۔ پوری دنیا کو پتا ہے کہ پاکستان میں تخریب کاری کون کرواتا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ جس طرح میرے ساتھی محرک نے کہا کہ گورنر پنجاب کو فوری طور پر مستعفی ہونا چاہئے اور مرکزی حکومت کی اس نامناسب کارکردگی کی یہ ایوان نشاندہی کرے کیونکہ ہماری صحیح نمائندگی نہیں ہو رہی۔ شکریہ

جناب سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان آج مورخہ 3-مارچ2009 کو صبح ہونے والے سری لنکن کرکٹ ٹیم پر دہشت گرد حملے کی پر زور الفاظ میں مذمت کرتا ہے اور اسے پاکستان کو بدنام کرنے اور عالمی برادری میں تنہا کرنے کی مذموم کوشش قرار دیتا ہے۔ یہ ایوان قرار دیتا ہے کہ گورنر راج کے ذریعے پنجاب پر راج کرنے کا خواب دیکھنے والوں کے لئے یہ لمحہ فکریہ ہے۔ یہ ایوان سمجھتا ہے کہ بھاری اکثریت کی حامل حکومت کو برطرف کرنے والے صوبہ کا انتظامی کنٹرول سنبھالنے کے اہل نہیں ہیں۔ انہیں اس انتظامی ناکامی اور پاکستان کی ہونے والی بدنامی کی ذمہ داری قبول کرتے ہوئے فوری طور پر مستعفی ہو جانا چاہئے۔ یہ ایوان اس حملے میں شہید ہونے والے اہلکاران کو زبردست خراج عقیدت بھی پیش کرتا ہے۔"

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

جناب سپیکر: سردار ذوالفقار علی خان کھوسہ صاحب اور رانا ثناء اللہ خان صاحب کی طرف سے قواعد کی معطلی کی تحریک آئی ہے کھوسہ صاحب! آپ تشریف رکھئے گا مجھے یہ پڑھنے دیں۔

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ نمبر 234 کے تحت قاعدہ نمبر 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کرکے میاں محمد

شہباز شریف خادم اعلیٰ پنجاب پر بھرپور اعتماد کے سلسلے میں قرارداد پیش کرنے کی اجازت طلب کی ہے۔ محرک اپنی تحریک پیش کریں۔

رانا ثناء اللہ خان: جناب سپیکر! میں آپ سے صرف ایک منٹ کی اجازت چاہوں گا۔ یہاں پر ہمارے بھائی قیصرانی صاحب کھڑے ہیں، ان کا ایکسیڈنٹ ہو گیا تھا اور ان کی ہڈی کا fracture ہو گیا تھا۔ یہ وفاداری، اعتماد اور پنجاب کی popular قیادت اور خادم اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف سے وفاداری اور محبت کا انداز دیکھیں۔ میں قیصرانی صاحب سے گزارش کروں گا کہ آپ بھی وہاں سے یہاں آگے تشریف لے آئیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

(اس مرحلہ پر تمام معزز ممبران نے اپنی نشستوں سے کھڑے ہو کر سردار میر بادشاہ خان قیصرانی کو خراج تحسین پیش کیا)

نواز تیرے جانثار بے شمار

شہباز تیرے جانثار بے شمار

(اس مرحلہ پر تمام معزز ممبران اپنی نشستوں سے کھڑے ہو کر نعرہ بازی کرتے رہے)

قرارداد پیش کرنے کے لئے قواعد کی معطلی کی تحریک

جناب سپیکر: کھوسہ صاحب! تحریک پیش کریں۔

سردار ذوالفقار علی خان کھوسہ: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ نمبر 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے میاں محمد شہباز شریف خادم اعلیٰ پنجاب پر بھرپور اعتماد کے سلسلے میں قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ نمبر 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے میاں محمد شہباز شریف

خادم اعلیٰ پنجاب پر بھرپور اعتماد کے سلسلے میں قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ نمبر 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے میاں محمد شہباز شریف خادم اعلیٰ پنجاب پر بھرپور اعتماد کے سلسلے میں قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

(تحریک متفقہ طور پر منظور ہوئی)

شہباز تیرے جانثار بے شمار بے شمار
شہباز تیرے جانثار بے شمار بے شمار
ان گرتی ہوئی دیواروں کو ایک دھکا اور دو
ان گرتی ہوئی دیواروں کو ایک دھکا اور دو
یہ ظلم کے ضابطے ہم نہیں مانتے
یہ ظلم کے ضابطے ہم نہیں مانتے

(اس مرحلہ پر تمام معزز ممبران اپنی نشستوں سے کھڑے ہو کر درج بالا نعرہ بازی کرتے رہے)

قرارداد

منتخب جمہوری حکومت ختم کرنے کی مذمت اور ایوان کا اپنے قائد میاں محمد شہباز شریف پر بھرپور اعتماد

جناب سپیکر: اب محرک اپنی قرارداد پیش کریں گے۔ جی، کھوسہ صاحب!

سردار ذوالفقار علی خان کھوسہ: جناب سپیکر! شکریہ

"یہ معزز ایوان 25-فروری2009 کے غیر قانونی، غیر آئینی اقدامات جن کی رو سے پنجاب کے عوام کے حق رائے دہی کا قتل کرتے ہوئے پنجاب کو منتخب جمہوری حکومت اور ایک ایسے منتخب، مخلص، محنتی بے لوث وزیر اعلیٰ جو پنجاب کے عوام کا خادم اعلیٰ تھا سے محروم کر دیا۔ یہ معزز ایوان اس گھناؤنی سازش، عدالتی قتل، سول صدارتی مارشل لاء کی بھرپور مذمت کرتا ہے اور آج اس معزز ایوان میں موجود اکثریت میاں محمد شہباز شریف پر اپنے بھرپور اعتماد کا اظہار کرتا ہے اور پنجاب کے عوام کے حق انتخاب پر شب خون کی بھرپور مذمت کرتا ہے اور عہد کرتا ہے کہ اس گھناؤنی سازش کے تمام سازشی criminal کرداروں کو سزا دینے اور پنجاب کے آٹھ کروڑ عوام کی منتخب محبوب قیادت میاں محمد شہباز شریف کو واپس لانے تک بھرپور جدوجہد جاری رکھے گا اور جلد کامیابی سے ہمکنار ہوگا۔ "انشاء اللہ

جناب سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"یہ معزز ایوان 25-فروری2009 کے غیر قانونی، غیر آئینی اقدامات جن کی رو سے پنجاب کے عوام کے حق رائے دہی کا قتل کرتے ہوئے پنجاب کو منتخب جمہوری حکومت اور ایک ایسے منتخب، مخلص، محنتی بے لوث وزیر اعلیٰ جو پنجاب کے عوام کا خادم اعلیٰ تھا سے محروم کر دیا۔ یہ معزز ایوان اس گھناؤنی سازش، عدالتی قتل، سول صدارتی مارشل لاء کی بھرپور مذمت کرتا ہے اور آج اس معزز ایوان میں موجود اکثریت میاں محمد شہباز شریف پر اپنے بھرپور اعتماد کا اظہار کرتا ہے اور پنجاب کے عوام کے حق انتخاب پر شب خون کی بھرپور مذمت کرتا ہے اور عہد کرتا ہے کہ اس گھناؤنی سازش کے تمام سازشی criminal کرداروں کو سزا دینے اور پنجاب کے آٹھ کروڑ عوام کی منتخب محبوب قیادت

میاں محمد شہباز شریف کو واپس لانے تک بھرپور جدوجہد جاری رکھے گا اور جلد کامیابی سے ہمکنار ہو گا۔" انشاء اللہ

اس قرارداد کی مخالفت تو نہیں کی گئی ہے میں یہ سوال put کرنا چاہتا ہوں۔ یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"یہ معزز ایوان 25-فروری 2009 کے غیر قانونی، غیر آئینی اقدامات جن کی رو سے پنجاب کے عوام کے حق رائے دہی کا قتل کرتے ہوئے پنجاب کو منتخب جمہوری حکومت اور ایک ایسے منتخب، مخلص، محنتی بے لوث وزیر اعلیٰ جو پنجاب کے عوام کا خادم اعلیٰ تھا سے محروم کر دیا۔ یہ معزز ایوان اس گھناؤنی سازش، عدالتی قتل، سول صدارتی مارشل لاء کی بھرپور مذمت کرتا ہے اور آج اس معزز ایوان میں موجود اکثریت میاں محمد شہباز شریف پر اپنے بھرپور اعتماد کا اظہار کرتا ہے اور پنجاب کے عوام کے حق انتخاب پر شب خون کی بھرپور مذمت کرتا ہے اور عہد کرتا ہے کہ اس گھناؤنی سازش کے تمام سازشی criminal کرداروں کو سزا دینے اور پنجاب کے آٹھ کروڑ عوام کی منتخب محبوب قیادت میاں محمد شہباز شریف کو واپس لانے تک بھرپور جدوجہد جاری رکھے گا اور جلد کامیابی سے ہمکنار ہو گا۔" انشاء اللہ

رانا ثناء اللہ خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، رانا صاحب!

رانا ثناء اللہ خان: جناب سپیکر! یہ بہت important قرارداد ہے۔ میری استدعا ہے کہ اس پر counting کرائی جائے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے، گنتی کی جائے۔

سردار ذوالفقار علی خان کھوسہ: جناب سپیکر! میں رانا ثناء اللہ خان کے اس مطالبے کی تائید کرتا ہوں۔ اس کی اہمیت آپ جانتے ہیں کہ پنجاب کو اس کے ایک محبوب قائد سے محروم کرنے کی سازش

کی گئی ہے۔اس وقت آج ایک تعطل کے بعد میڈیا یہاں موجود ہے، ہم چاہتے ہیں کہ میڈیا خود اپنی آنکھوں سے دیکھے، ریکارڈ کرے اور ساری قوم کو دکھائے۔یہاں دو ایسے ممبران جن میں سے ایک heart surgery کرا کر آئے ہیں اور دوسرے ممبر کی ریڑھ کی ہڈی کا آپریشن ہوا ہے وہ یہاں آئے ہیں۔اس وقت ایوان میں 206 ممبران موجود ہیں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

[************]

(اس مرحلہ پر تمام معزز ممبران اپنی نشستوں سے کھڑے ہو کر نعرہ بازی کرتے رہے)

جناب سپیکر: اپنی اپنی نشستوں پر تشریف رکھیں، بڑی مہربانی۔کوئی غلط بات نہ کریں، غیر پارلیمانی الفاظ کا استعمال نہ کیا جائے، جو کوئی کرے گا میں اس کے الفاظ کو حذف کرنے کا پہلے ہی حکم دے رہا ہوں غیر پارلیمانی الفاظ کا استعمال نہ کیجئے۔ میرے خیال میں یہ گنتی ہو گئی ہے اور اطلاع کے مطابق۔۔۔

آوازیں: گنتی کے مطابق۔

جناب سپیکر: جی، مکمل گنتی آ گئی ہے اور گنتی کے مطابق 207 معزز اراکین ہیں۔

(اس مرحلہ پر تمام معزز ممبران شیر، شیر، شیر کے لفظ کی نعرے بازی کرتے رہے)

MR SPEAKER: Order please, order in the House.

(میاں تیرے جانثار، بے شمار، بے شمار)

(اس مرحلہ پر تمام معزز ممبران اپنی نشستوں سے کھڑے ہو کر
درج بالا الفاظ کی نعرہ بازی کرتے رہے)

بہت شکریہ، تشریف رکھیں۔اپنی اپنی سیٹوں پر تشریف رکھیں۔اپنے جذبات کو قابو میں رکھیں۔

* بحکم جناب سپیکر نعرہ بازی میں استعمال کئے گئے الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

معزز ممبران:

[************]
[************]

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔ دیکھیں! میں نے سردار صاحب کو floor دیا ہوا ہے۔ آپ تشریف رکھیں۔ آرڈر پلیز! میں نے ابھی question بھی put کرنا ہے۔

سردار ذوالفقار علی خان کھوسہ: جناب سپیکر! میں دو فقرے کہنا چاہتا ہوں اس کے بعد آپ question put کر دیں۔ میں آپ کی اس counting کا شکریہ ادا کرتا ہوں جو آپ نے سیکرٹری کے ذمے لگایا اور سیکرٹری نے counting کی ہے۔ میں تھوڑی سی وضاحت کرنا چاہتا ہوں کہ غلام جعفر سرگانہ صاحب ہمارے ایم پی اے ہیں، سردار فتح محمد خان ہمارے ایم پی اے ہیں اور سردار عامر حیات ہراج بھی ہمارے ایم پی اے ہیں، تینوں اس وقت اس ہاؤس میں موجود ہیں ان کے بارے میں غلط تاثر دیا گیا ہے۔

(اس مرحلہ پر تمام معزز ممبران اپنی نشستوں سے کھڑے ہو کر تالیاں بجانے لگے)

جناب سپیکر! یہ تینوں حضرات سردار عامر حیات ہراج، سردار جعفر سرگانہ اور سردار فتح محمد آپ کے سامنے موجود ہیں۔ (شور وغل)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران گو زرداری گو، گو زرداری گو
کے الفاظ کی نعرہ بازی کرنے لگے)

MR SPEAKER: Order please, order please, order in the House.

سردار ذوالفقار علی خان کھوسہ: جناب سپیکر! ان تینوں معزز ممبران اسمبلی کا۔۔۔

جناب خلیل طاہر سندھو: شیر، اک واری فیر

جناب سپیکر: آرڈر پلیز، آرڈر پلیز! جوش میں ہوش کا خیال رکھیں، بہت مہربانی۔ آرڈر پلیز! مسٹر سندھو آرڈر پلیز۔ جی!

* بحکم جناب سپیکر صفحہ نمبر 89 نعرہ بازی میں استعمال کئے گئے الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

سردار ذوالفقار علی خان کھوسہ: جناب سپیکر! ان تینوں معزز اراکین کا گناہ یہ تھا کہ چودھری شجاعت صاحب کی والدہ کا انتقال ہوا ہے اور یہ وہاں، جیسے میں بھی گیا تھا، جیسے رانا ثناء اللہ بھی گئے، بہت سے ممبران گئے ہیں۔ ان کے اظہار افسوس اور ہمدردی کے لئے گئے تھے اور ان کی تصویریں اخباروں میں دے دی گئیں کہ یہ واپس ان کے ساتھ شامل ہو گئے ہیں۔ یہ زیادتی ہے، کسی کی اس طرح سے بدنامی نہیں کرنی چاہئے۔ اس کے علاوہ میں آپ کی وساطت سے یہاں یہ وضاحت کرنا چاہتا ہوں کہ ملک قسور لنگڑیال صاحب ضلع مظفر گڑھ سے ہمارے ممبر ہیں، ان کے والد Diabetes کے بہت پرانے مریض ہیں اور کل ان کی ایک ٹانگ amputate کرنی پڑی کیونکہ اس میں gangrene ہو گیا تھا تو اس کے باوجود بھی amputation کروا کر وہ سفر پر روانہ ہیں، انشاء اللہ العزیز وہ پہنچ جائیں گے۔

معزز ممبران: 208، 208

سردار ذوالفقار علی خان کھوسہ: اس کے علاوہ پیر سید مخدوم افتخار حسین گیلانی صاحب ہمارے ساتھ شامل ہیں، ان کو ریڑھ کی ہڈی کی تکلیف ہے۔ آپ نے دیکھا ہے کہ وہ ہمیشہ crutches پر چلتے ہیں یہاں اسمبلی بھی وہ wheel chair اور crutches پر آتے ہیں ان کی آج بہاولپور سے فلائٹ نہیں تھی، وہ وہاں سے سکھر گئے ہیں اور سکھر سے جہاز پکڑ کر آ رہے ہیں اور 5 بج کر 40 منٹ پر وہ آ جائیں گے۔

معزز ممبران: 209، 209 ذرا سنو 209

جناب سپیکر: بات سُنیں، بات سُنیں، پلیز، بات سُنیں! جی۔

سردار ذوالفقار علی خان کھوسہ: جناب سپیکر! ثناء اللہ خان مستی خیل۔۔۔

معزز ممبران: 210، 210، 210[*********]

جناب سپیکر: آرڈر پلیز! آرڈر پلیز!

---

* بحکم جناب سپیکر صفحہ نمبر 89 نعرہ بازی میں استعمال کئے گئے الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

سردار ذوالفقار علی خان کھوسہ: جناب سپیکر! ثناء اللہ خان مستی خیل کا پیر خانہ گولڑہ شریف ہے۔ گولڑہ شریف کے سجادہ نشین میاں نصیر الدین صاحب ہیں وہ وفات پا چکے ہیں۔ ان کی آج دعا تھی تو وہ اپنے اہل خانہ کے ہمراہ وہاں دعا میں شامل ہونے گئے ہیں اور راستے میں ہیں، وہ واپس آ رہے ہیں۔ اسی طرح سردار جہانزیب خان وارن کا بیٹا شدید علالت کی وجہ سے کل ہسپتال میں داخل ہوا ہے اس کا وہاں علاج معالجہ شروع کروا کر جہانزیب وارن بھی راستے میں ہیں وہ اسمبلی آ رہے ہیں۔

معزز ممبران: 211,211

(اس مرحلہ پر تمام معزز ممبران اپنی نشستوں سے کھڑے ہو کر نعرہ بازی کرنے لگے
ہن آ کے گن لو دو سو گیارہ، پورے ہیں دو سو گیارہ)

MR. SPEAKER: Order please. Order please

سردار ذوالفقار علی خان کھوسہ: جناب سپیکر! اسی طرح جناب صفدر گل صاحب اپنی کار پر آ رہے تھے کہ لاہور کے قریب بند روڈ پر پہنچے ہیں جہاں ان کی کار کا accident ہو گیا ہے، ڈرائیور کو چوٹ آئی ہے اور وہ ڈرائیور کو کہیں علاج معالجہ کے لئے چھوڑ کر خود اپنی گاڑی drive کر کے انشاء اللہ تعالیٰ یہاں آنے والے ہیں۔

(اس مرحلہ پر تمام ممبران اپنی نشستوں سے کھڑے ہو کر نعرہ بازی کرنے لگے)

معزز ممبران: 212، 212، 212[*********]

MR. SPEAKER: No please, no comments please

رانا ثناء اللہ خان: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی، رانا صاحب!

رانا ثناء اللہ خان: جناب سپیکر! ہمارے ایک بہت ہی مخلص اور وفادار ساتھی چودھری شفیق صاحب وہ ابھی تک نہیں پہنچ سکے اور ابھی راستے میں ہیں اور میں آپ کی وساطت سے اس ایوان کے معزز ممبران کے علم میں یہ بات لانا چاہتا ہوں کہ۔۔۔

* بحکم جناب سپیکر صفحہ نمبر 89 نعرہ بازی میں استعمال کئے گئے الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

معزز ممبران: 213،213،213،213۔

جناب سپیکر: سنیں! Order please, order.

رانا ثناء اللہ خان: ممبران کے پرزور مطالبہ پر ہم نے unanimously یہ فیصلہ کیا ہے کہ اس اجلاس کے adjourn ہونے کے بعد تمام ممبران ایک پرامن جلوس کی شکل میں گورنر ہاؤس کی طرف جائیں گے وہاں پر علامتی 30 منٹ کا دھرنا ہوگا، دھرنا ہوگا۔(نعرہ ہائے تحسین)

معزز ممبران: جینا ہوگا، مرنا ہوگا، دھرنا ہوگا، دھرنا ہوگا۔

جناب سپیکر: No please ہاؤس کے decorum کا خیال کیجئے۔ آپ کی بڑی مہربانی اور بہت شکریہ۔ جی، آپ کے سامنے یہ قرارداد پیش کی گئی ہے لہذا یہ قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی۔

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

جناب سپیکر: اب میں میاں عطا محمد مانیکا صاحب کو floor دے رہا ہوں۔

میاں عطا محمد خان مانیکا: جناب سپیکر! میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے وقت دیا اور میں زیادہ وقت نہیں لوں گا اور صرف یہاں پر ببانگ دہل یہ اعلان کرنا چاہتا ہوں کہ ہم نے جو فیصلہ شروع سے کیا ہے میں ان اپنے بھائیوں اور ساتھیوں کا مشکور ہوں کہ جنہوں نے آج اس فیصلے کی لاج رکھی اور آج ہمارے Unification Block کی اس ایوان میں بھرپور حاضری اس بات کا ثبوت ہے کہ یہ جو روز گورنر ہاؤس سے بے پر کی اڑائی جاتی ہیں یا یہ ایک چودھری ہاؤس سے بھی میڈیا سروس ہے ان کا کام بھی جھوٹ پھیلانا ہے تو آج اس کی تردید ہو گئی ہے اور میری پرنٹ اور الیکٹرانکس میڈیا سے گزارش ہے کہ وہ بغیر تصدیق کئے مختلف قسم کی جھوٹی خبریں نہ چلایا کریں اور وہ تصدیق کر لیا کریں۔ میں اپنی مثال دیتا ہوں کہ کل میری ایک چینل پر پروگرام کی ریکارڈنگ تھی۔ وہاں پر ہمارے سابق صوبائی وزیر خزانہ کائرہ صاحب بھی تھے اور ان سے ملاقات بھی ہوئی۔ میں دیانتداری سے سمجھتا ہوں کہ وہ پیپلز پارٹی میں ان چند لوگوں میں سے ہیں جن کی عزت کی جانی چاہئے اور میں ان کی دل سے عزت کرتا ہوں۔ وہ وہاں مجھے ملے اور کسی دوست نے مجھے ٹیلی فون کر کے رات کو بتایا کہ ایک چینل پر پٹی چل رہی ہے کہ کائرہ صاحب کی اور فارورڈ بلاک کے رہنما میاں عطا محمد مانیکا کی ملاقات اور آئندہ

ملاقاتوں پر اتفاق کیا گیا تو میری گزارش یہ ہے کہ ہمارے دوستوں کے بارے میں یا میرے بارے میں اگر کوئی ان تک خبر پہنچے تو ازراہ نوازش وہ تصدیق کر لیا کریں۔

جناب سپیکر! دوسری بات جو میں گزارش کرنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ ہم یہ دعوے نہیں کرتے کہ ہمیں کس نے کیا کیا offers کیں لیکن میں یہ گزارش ضرور کروں گا کہ ہمارے کچھ ساتھیوں پر جب تحریص اور لالچ کامیاب نہیں ہوئی تو پھر ان کے عزیز واقارب جو سرکار کے ملازم ہیں ان کے ساتھ ناروا سلوک رکھا گیا ہے جس کی نہ صرف میں بلکہ میں توقع رکھتا ہوں کہ پورا ہاؤس پرزور مذمت کرے گا اور یہ شیم، شیم اتنی اونچی ہونی چاہئے کہ گورنر ہاؤس تک سنائی دے اور آج کی ہماری یہاں پر حاضری مسلم لیگ (ن) کے لئے ہے، تھی اور انشاء اللہ آئندہ بھی رہے گی۔ (نعرہ ہائے تحسین)

ہمارے آج اس ایوان میں 33 ارکان یہاں موجود ہیں اور گیلانی صاحب کا آپ کو کھوسہ صاحب نے بتا دیا ہے اور میں آخر میں پاکپتن کے ایک پنجابی شاعر کا ایک شعر سناتا ہوں۔

گھڑی پل دے وا وِرولیاں توں
نت روز انھیریاں گھلدیاں نئیں
ویلے اوکھڑے سوکھڑے لنگ جاندے
سجن یاد رہندے گلاں بھلدیاں نئیں
(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: جی، پنجابی کی بات میں کرنا چاہتا تھا۔ چلیں!۔۔۔

ملک جلال الدین ڈھکو: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی! آپ پوائنٹ آف آرڈر پر آ گئے ہیں۔

ملک جلال الدین ڈھکو: جناب سپیکر! میرے بارے میں بھی ایک جھوٹی خبر لگ گئی ہے کہ اس خبر میں لکھا گیا ہے کہ میں الیکشن کے حق میں نہیں اور ہم الیکشن کے حق میں نہیں جاتے اور ہم استعفیٰ نہیں دیں گے اور اس طرح توڑ مروڑ کر خبر دی گئی ہے حالانکہ میری کسی سے کوئی بات نہیں ہوئی تو

میں اس ضمن میں یہ گزارش کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے پورا فارورڈ بلاک من و عن میاں شہباز شریف کے ساتھ ہے اور ساتھ رہے گا۔(نعرہ ہائے تحسین)

ہماری میٹنگ ہے، میں نے اس میں بھی جانا ہے۔آج جو قرار دادیں پیش ہوئی ہیں میں ان کے حوالے سے چھوٹی سے بات کروں گا کہ آج جو منفرد قسم کا واقعہ ہوا ہے جس سے پورے ملک کا سر شرم سے جھک گیا ہے۔اس واقعہ سے آپ کے ملک کی اتنی بدنامی ہوئی ہے اور اس حد تک گراف نیچے گر گیا ہے کہ آپ کسی ملک کے سامنے، دنیا کے سامنے، عالم اسلام کے سامنے سر اونچا کر کے کوئی بات نہیں کر سکتے۔آپ کا ملک دہشت گردی کی طرف جا رہا ہے۔آپ کے ملک میں دہشت گردی انتہا کو پہنچ گئی ہے۔یہ پہلے بھی کہا گیا ہے کہ آج چیف ایگزیکٹو/یہاں کے گورنر نے سکیورٹی کے ناقص انتظامات کئے وہاں آدھ گھنٹے تک cross firing ہوتی رہی لیکن موقع پر کوئی آدمی نہیں گیا، موقع پر کوئی سکیورٹی فراہم نہیں کی گئی۔لہذا اس ضمن میں جو قرار داد پیش ہوئی ہے میں اس کی پُرزور حمایت کرتا ہوں اور گورنر کو مستعفی ہونا چاہئے۔

جناب سپیکر: مہربانی۔جی، مخدوم احمد محمود صاحب!

مخدوم سید احمد محمود: شکریہ۔جناب سپیکر! آج جو افسوسناک واقعہ ہوا ہے اس کی جتنی بھی مذمت کی جائے کم ہے۔میں اس کی پُرزور مذمت کرتا ہوں اور رانا ثناء اللہ کی قرار داد کی تائید کرتا ہوں۔

MR. SPEAKER: Order please. Order please.

مخدوم سید احمد محمود: پنجاب وہ صوبہ ہے جو پاکستان کی شہ رگ سمجھا جاتا ہے۔آج صبح جو واقعہ رونما ہوا ہے یقیناً وہ افسوسناک بھی ہے، شرمناک بھی ہے اور خوفناک بھی ہے۔ہم نے ٹیلی ویژن پر دیکھا کہ کوئی پوچھنے والا نہیں تھا اور آج ایسے محسوس ہوتا تھا کہ پورے کا پورا شہر لاہور غیر محفوظ ہو چکا ہے اور غیر محفوظ ہاتھوں میں جا چکا ہے۔میاں محمد شہباز شریف جو اپنے آپ کو خادم اعلیٰ کہلواتے تھے ان کا ایک کام ہم سب کے سامنے ہے کہ انھوں نے پولیس میں بہترین تعیناتیاں کیں، ایماندار افسروں کو لگایا اور پھر ان سے کام لینے کے لئے ایک لائحہ عمل طے کیا گیا اور اسے چلایا گیا۔ہمیں سبق سکھانے کے لئے جن پولیس افسروں کو ہمارے اوپر تعنیات کیا گیا ہے، ہم نے دیکھا کہ وہ آج سری لنکن کرکٹ ٹیم کی حفاظت کرنے میں ناکام رہے ہیں۔میں تو حیران ہوں کہ آج اتنے بڑے واقعہ کے بعد کسی آئی جی،

کسی ڈی آئی جی، کسی ڈی پی او کو پوچھا تک نہیں گیا اور اتنے بڑے واقعہ کے بعد جس کا اس ملک کو بہت عرصے تک خمیازہ بھگتنا پڑے گا۔ حکومتی بنچوں کی طرف سے اس واقعہ کی کسی نے ذمہ داری قبول نہیں کی۔لہذا ہم اس ہاؤس کے توسط سے یہ باور کرانا چاہتے ہیں کہ ہم ملک کو کس طرف لے کر جانا چاہ رہے ہیں؟ ہم اس ملک کو کتنا غیر محفوظ بنانا چاہ رہے ہیں؟ میں سمجھتا ہوں کہ میاں محمد شہباز شریف کو ہٹانے کی وجہ سے میرا اپنا دروازہ غیر محفوظ ہے اور میرا دروازہ جس کی حفاظت کا ہم نے تہیہ کر رکھا تھا اگر وہ غیر محفوظ ہے تو پھر پنجاب میں کوئی شخص بھی محفوظ نہیں ہے۔لہذا آج ہاؤس کی اس قرارداد کو دیکھتے ہوئے میں یہ کہنے میں حق بجانب ہوں کہ صوبے میں بہت سی حکومتیں آئیں اور بہت سی حکومتیں چلی گئیں۔ہمیں غلام حیدر وائیں صاحب کا دور بھی یاد ہے کہ جب وفاقی حکومت کی طرف سے یلغار ہوئی تو 240 کے ہاؤس میں ان کے ساتھ 29 بندے بچے تھے اور مجھے آپ کو اور اس ہاؤس کو بتانے میں یہ فخر ہے کہ ان 29 میں سے 9 کا تعلق رحیم یار خان سے تھا اور رحیم یار خان سے ہمارا ایک آدمی بھی نہیں ٹوٹا تھا حالانکہ پنجاب کی یہ روایت رہی ہے کہ جب یلغار ہوتی ہے تو تمام کے تمام لوگ یلغار کرنے والوں کا ساتھ دیتے ہیں لیکن میں اس واقعہ کے بعد پنجاب کی سربلندی کو، پنجاب کی عظمت کو سلام پیش کرتا ہوں کہ اتنی بڑی یلغار کے بعد اگر ہمارے معزز ممبران نے رخ کیا ہے تو وہ رائے ونڈ کا رخ کیا ہے۔جس دن ہم رائے ونڈ پہنچے تو میرا دل بھی فخر سے خوش ہوا کہ آج پنجاب نے غیرت کا مظاہرہ کیا ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

آج پنجاب نے یہ show کیا ہے کہ ہم لوگ گائے بھینسوں کی طرح ہانکے نہیں جا سکتے، ہم لوگوں میں ضمیر ہے، ہم لوگوں میں احساس ہے، ہم لوگوں میں غیرت ہے اور اس احساس کی وجہ یہ ہے کہ اتنے بُرے حالات میں میاں محمد شہباز شریف صاحب جس طریقے سے اس ملک، قوم اور صوبے کی خدمت کر رہے تھے وہ سب کے لئے مشعل راہ ہے۔بجائے اس کے کہ ان کی تقلید کی جاتی ہم لوگوں نے ان کو اپنے زور بازو سے ایک طرف کر دیا۔میں اس ہاؤس کے floor پر آپ کو اور پورے ہاؤس کو یقین دلاتا ہوں کہ اس وقت پنجاب میں جو built pressure ہوا ہوا ہے یہ pressure اٹھانے کے قابل کوئی بھی نہیں ہے۔اگر پرویز مشرف 8 سال دور حکومت کے root in ہونے کے

باوجود، فوجی جرنیل ہونے کے باوجود استعفیٰ دینے پر مجبور ہو گیا تو مجھے یقین ہے کہ یہ جو پنجاب کا pressure ہے یہ زرداری صاحب یا وفاقی حکومت برداشت کرنے کے قابل نہیں ہے۔

جناب سپیکر! مجھے آپ کی توجہ چاہئے ۔میں سمجھتا ہوں کہ پاکستان مسلم لیگ (ن) اور پاکستان پیپلز پارٹی دو pillar تھے جنھوں نے اس ملک کا وزن اٹھایا ہوا تھا۔افسوس کہ ایک pillar کو بے رحمی کے ساتھ گرایا گیا ہے اور میں نہیں سمجھتا کہ جو ایک pillar بچا ہے وہ اتنا بڑا وزن اپنے کندھوں پر اٹھا کر آگے چل سکے گا۔لہذا میری آپ کے اور پنجاب اسمبلی کے ایوان کے floor کے توسط سے وفاقی حکومت سے گزارش ہے کہ چونکہ وہ اس بوجھ کو اٹھانے کے قابل نہیں رہے لہذا انھیں چاہئے کہ ان کے تمام تر وہ فیصلے جن کی وجہ سے آج یہاں تک نوبت آ پہنچی ہے وہ انھیں withdraw کریں، پنجاب میں امن قائم کریں، پنجاب میں شہباز شریف کی حکومت دوبارہ قائم کریں اور اپنے تمام تر فیصلوں کو reverse کرتے ہوئے پنجاب پر رحم کریں۔بہت بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: جی، ڈاکٹر خالد امتیاز صاحب!

سردار ذوالفقار علی خان کھوسہ: جناب سپیکر! صرف آدھ منٹ چاہئے۔یہ صفدر گل صاحب آپ کے سامنے بیٹھے ہوئے ہیں۔یہ ذرا تاخیر سے پہنچے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، ماشاء اللہ۔جی، ڈاکٹر امتیاز صاحب! چونکہ آپ کی طبیعت بھی ٹھیک نہیں اس لئے بہت short کریں۔

ڈاکٹر خالد امتیاز خان بلوچ: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔جناب سپیکر! میں سارے دوستوں، ساتھیوں کا انتہائی مشکور ہوں۔میں صرف ایک دو منٹ بات کروں گا وقت ضائع نہیں کرنا چاہتا۔سردار ذوالفقار خان کھوسہ صاحب بیٹھے ہوئے ہیں، رانا ثناء اللہ صاحب بیٹھے ہوئے ہیں۔میں فیصل آباد سے تعلق رکھتا ہوں آپ یقین کریں کہ ایک لمحہ کے لئے بھی نہ اس دل میں کوئی خوف تھا اور انشاء اللہ العزیز نہ کبھی کسی قسم کا کوئی خوف آئے گا۔رانا ثناء اللہ خان صاحب، سردار ذوالفقار خان کھوسہ صاحب اور آپ سب نے جس طریقے سے مجھے یہاں پر welcome کیا ہے شاید آپ نے میری شفا اور زندگی بڑھا دی ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: انشاء اللہ

ڈاکٹر خالد امتیاز خان بلوچ: جناب سپیکر! 24-اکتوبر کو میرا bypass ہوا ہے، ڈاکٹر اس term کو سمجھتے ہیں osteomyelitis of the manubrium sterni یہ ایک infection ہوتا ہے۔ جو کہ مجھے ڈیڑھ ماہ بعد ہوا ہے۔ ڈاکٹر ہسپتال سے میرا آپریشن ہوا ہے۔ پوری دنیا میں کسی کو بھی infection ہو سکتا ہے بطور ڈاکٹر اس بارے میں میری کوئی بات نہیں ہے۔ خالد حمید صاحب اور شہر یار صاحب نے انتہائی محنت کی اور 17 تاریخ کو دوبارہ infection کا میرا آپریشن ہوا جس کا مکمل ریکارڈ موجود ہے۔ اگر دوست چاہیں گے تو باہر میرے ٹانکے دیکھ سکتے ہیں وہ اسی طرح موجود ہیں وہ دو ہفتے بعد کھلنے ہیں۔ ملمع سازی کرنے والے پر خدا کی لعنت ہو۔ میں اس کے ساتھ شکریہ ادا کرتا ہوں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: جی، اللہ تعالیٰ آپ کو تندرست رکھے۔ اب میں آج کے اجلاس کی کارروائی ختم کرنے کا اعلان کرتا ہوں۔ میں آپ تمام کا بہت شکر گزار ہوں۔ آج کا ایجنڈا مکمل کرتے ہوئے اب اجلاس بروز سوموار مورخہ 9-مارچ سہ پہر 3.00 بجے تک کے لئے adjourn کیا جاتا ہے۔ شکریہ